Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem, Paper. 13th
7. Title/Heading of e-content : DARAMA "ANARKALI" EK-JAYEZA
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 26.08.2020

ڈراما "انارکلی" — ایک جائزہ

M.A. 4th Sem, Paper 13th

جلال الدین محمد اکبر کو مغلیہ سلطنت کا جلیل القدر شہنشاہ کہا جاتا ہے۔ اس کی شخصیت میں اس کے نام کے مطابق جلال ہے۔ اسے اپنی عظمت کا بھی پورا احساس ہے۔ مزاج میں سختی ہے اور اپنے احکام کی تعمیل میں ہلکی سی بھی لغزش اسے برداشت نہیں۔ سلیم اس کا اکلوتا بیٹا اور ہندوستان کی عظیم الشان مغلیہ سلطنت کا وارث اور ولی عہد ہے۔ سلیم کو بہت سی منتوں اور مرادوں کے بعد اکبر نے پایا ہے۔ سلیم کی ماں ایک ہندو راجپوت رانی ہے۔ شہزادہ سلیم کو محل کی ہر آسائش حاصل ہے۔ اس کی ہر خواہش پوری کی جاتی ہے۔ محل میں کنیزوں کی بھرمار ہے اور ہر کنیز سلیم کی قربت کو اپنا مقدر مان کر اس کے قریب رہنا چاہتی ہے۔ ان کنیزوں میں ایک کنیز دل آرام بھی ہے جسے سلیم کی منظور نظر ہونے کا شرف حاصل ہے اور وہ اس پر نازاں ہے کہ سلیم کی محبت اسے ہندوستان کی ملکہ بنا دے گی۔

اسی دوران شاہی محل میں ایک اور کنیز نادرہ کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ کنیز اپنی ماں اور بہن کے ساتھ محل میں آتی ہے اور ان کنیزوں میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بے پناہ حسن، متاثر کرنے والی معصومیت اور رقص میں مہارت سے خوش ہو کر اکبر اسے انارکلی کا خطاب دیتا ہے۔ سلیم جب انارکلی کو دیکھتا ہے تو پہلی ہی جھلک میں اس پر عاشق ہو جاتا ہے اور انارکلی اس کی محبت کو قبول کر لیتی ہے۔ دل آرام کو یہ برداشت نہیں ہوتا۔ وہ سازشیں کرتی ہے اور جشن نوروز میں انارکلی

کے بہوش رُبا رقص کے ایک ڈرامائی منظر میں وہ سلیم اور انارکلی کی محبت کا راز شہنشاہ اکبر پر آشکار کر دیتی ہے۔ اکبر کو یہ برداشت نہیں کہ ہندوستان کا ہونے والا بادشاہ ایک ادنیٰ کنیز کی محبت میں گرفتار ہو کر اپنے مرتبے کو بھول جائے اور وہ معمولی کنیز ہندوستان کی ملکہ بننے کی آرزو کرے۔ سلیم بے بس ہے کیونکہ وہ صرف شہزادہ ہے۔ اس کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اکبر بیٹے کی اس خواہش کو کہ انارکلی اسے دے دی جائے کو بیدردی سے ٹھکرا دیتا ہے اور انارکلی کو اس جرم میں کہ اس نے ہونے والے بادشاہ کی آغوش میں بیٹھنے اور ہندوستان کی ملکہ بننے کی آرزو کی، زندہ دفن کرنے کا حکم دے دیتا ہے۔ اس کے حکم کی تعمیل میں دیر نہیں کی جاتی اور انارکلی کو زندہ دیوار میں چنوا دیا جاتا ہے۔

سید امتیاز علی تاج نے اس کہانی میں پوری ڈرامائی کیفیت سے کام لیا ہے۔ اکبر کو پورے شہنشاہی جاہ و جلال میں پیش کرنا امتیاز علی تاج کے ہنر کا کمال ہے۔ اس ڈرامہ "انارکلی" کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب "عشق" ہے۔ یہ باب چار منظروں پر مشتمل ہے۔ دوسرے باب کو "رقص" کا عنوان دیا گیا ہے۔ یہ باب بھی چار منظروں پر مشتمل ہے۔ تیسرے باب کا نام "موت" رکھا گیا ہے۔ ان تینوں ابواب میں ڈرامے کا تحرک قاری کے لئے دلچسپی کا سبب بنتا ہے۔

امتیاز علی تاج کے اس ڈرامے کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ابھی تمام تمثیلی صلاحیتوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ ڈرامہ میں کہیں بھی جھول نہیں ہے۔ ان کے منظر محدود ہیں اور ان مناظر میں ہر منظر کے لحاظ سے کردار پیش منظر میں پوری توانائی کے ساتھ پیش ہوتے ہیں اور جب منظر کا اختتام ہوتا ہے تو قاری اس تفتیش میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اگلے منظر میں یہ کہانی کس انداز کو جنم دے گی۔ منظر یہ

منظر کہانی پوری ڈرامائی کیفیت کے ساتھ آگے بڑھاتی ہے ۔ امتیاز علی تاج کی تخلیقی کارکردگی یہ بھی ہے کہ انہوں نے مغلیہ سلطنت کی حرم سرا کا انتخاب کیا جہاں محلوں میں سازشیں بھی ہوتی ہیں محبتیں بھی کی جاتی ہیں، عورتوں کا جسمانی استحصال بھی ہوتا ہے بیگمات سے لے کر ادنیٰ خادماؤں اور کنیزوں میں مقابلہ آرائی ہوتی ہے اور معمولی سی غلطی پر کسی کو بھی زندگی سے اس طرح محروم کر دیا جاتا ہے کہ کسی کو فریاد یا احتجاج کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

سید امتیاز علی تاج نے اس ڈرامے کے ہر پہلو پر نظر رکھی ہے ۔ اس کے پلاٹ میں واقعات کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ تاریخی نہ ہوتے ہوئے بھی یہ قصہ تاریخ کا ہی اہم باب بن کر قاری کی نگاہوں کو خیرہ کر دیتا ہے ۔ اس ڈرامے میں تسلسل ہے جو ارتقاء کی جانب بہت متوازن مگر تیز رفتاری سے اپنے قدم بڑھاتا ہے ۔ انہوں نے آغاز یعنی پہلے باب کے پہلے منظر سے ہی آئندہ پیش آنے والے واقعات کو کنیزوں کی آپسی گفتگو سے واضح کر دیا ہے سید امتیاز علی تاج کے لئے اس وضاحت کے بعد دل آرام اور انارکلی کے درمیان ولی عہد شہزادہ سلیم کی قربت میں جلوہ نما ہونے، اس کی قربت پانے اور اس کی ایک محبت کی نظر کی خاطر تصادم ہونے کے امکانات ہیں ۔ اگلے باب میں اس کے مناظر و واقعات کے ساتھ کرداروں کی نفسیات کا بھی اس طرح خیال رکھا ہے کہ کرداروں کی زبان سے جو مکالمہ ادا ہو اس کا انداز اس کی اندرونی کیفیت کا مظاہر ہو۔ یہ وہ تمثیلی خوبی ہے کہ قاری پڑھتے وقت ہر کردار سے پوری طرح واقف ہوتا چلا جاتا ہے ۔ مکالماتی زبان میں سلاست ہے ۔ دقیق اور ذہن و دل کو بھاری بھرکم لگنے والے الفاظ سے انہوں نے گریز برتا ہے ۔ ہر واقعہ اور اس واقعہ کا ہر منظر ایک دوسرے سے اس طرح ملا جلا ہے کہ قاری کو ورق پلٹ کر پیچھلا منظر دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ۔

انار کلی کے پلاٹ کو امتیاز علی نے تین اصولوں پر تخلیق
کیا ہے - آغاز، ارتقاء اور انجام - باقی تین نکات پر تجسس،
تشویش اور تصادم، کہانی جیسے جیسے منظر بہ منظر آگے بڑھتی ہے
اس کی رفتار کو تیزی سے لانے اور تسلسل کو قائم رکھنے میں مجموعی طور
معاونت کرتے ہیں اور انار کلی کی یہی وہ ڈرامائی کیفیت ہے جو اسے
تمام ڈراموں میں نہ صرف منفرد مقام دلانے میں کامیاب ہوئی ہے
بلکہ اسے ادب کا پہلا مرتبہ بھی انہیں اصولوں اور نکات نے
عطا کیا ہے - اس ڈرامے کا مرکزی خیال حسن و عشق اور
ناکامی و نامرادی ہے - دوسرا بنیادی خیال فرض، محبت اور
حصول آرزو کی کشمکش ہی ہے - یہی کشمکش انار کلی ڈرامے
کا امتیاز ہے -
(کشمکش)

———— X ————

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College
Aurangabad

Course: M.A 4th Sem Paper 13th

Title/Heading of E-contents: DRAMA ANARKALI EK JAYEZA

WhatsApp No. 9431632576